شہبازِ ولایت

حضرت حافظ سید محمد عثمان مروندی سیوہانی

المعروف

لال شہباز قلندر قدس سرہ الاقدس

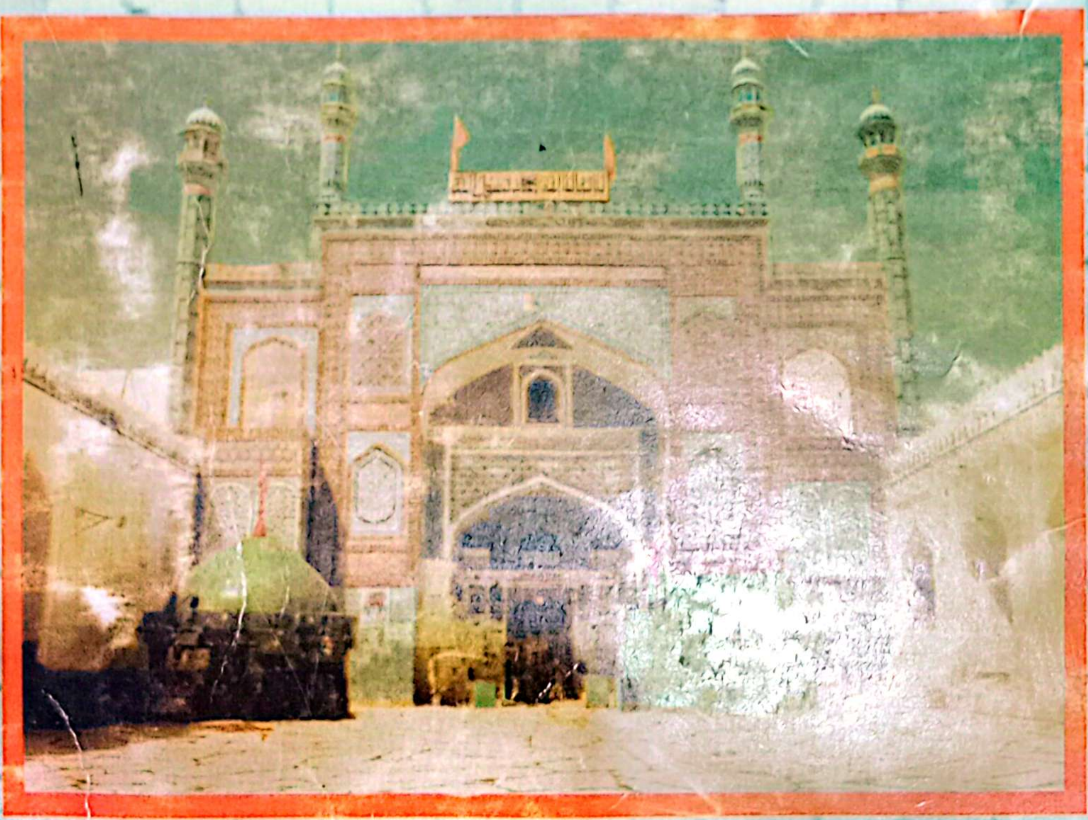

مصنف: حضرت علامہ پیر السید محمد زین العابدین راشدی (ایم اے)

باہتمام: ادارہ پیغام رضا پاکستان پوسٹ بکس نمبر 13111 کراچی

ناشر: السادات اکیڈمی

مسجد غوث اعظم۔ مولانا بلبل سندھ روڈ لاڑکانہ

CamScanner

ذخیرہ کتب

محمد کاشف اقبال مدنی

شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ

۱۴ فروری ۲۰۰۰ء

208

شهباز ولایت

مصنف

صاحبزادہ السید محمد زین العابدین راشدی
ایم اے

ناشر

السادات اکیڈمی
مسجد غوث اعظم مولانا بلبل سندھ روڈ لاڑکانہ

تقریظ

شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد حسین صاحب قادری

بانی و مہتمم: جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر و صدر: جماعت اہل سنت پاکستان صوبہ سندھ

حضرت سیدنا عثمان مروندی المعروف حضرت شہباز قلندر جو کہ اکابراولیاء اللہ سے ہیں ان کے متعلق کچھ لوگوں نے مشہور کردیا کہ وہ شیعہ تھے اور بعض انہیں شریعت سے آزاد بتاتے ہیں۔

سندھ کے عظیم خاندان سادات راشدیہ کے چشم و چراغ صاحبزادہ والاشان حضرت مولانا سید محمد زین العابدین راشدی زید مجدہ نے زیر نظر کتاب "شہباز ولایت" میں ان اوھام اور بے سروپا باتوں کا رد بلیغ فرمایا اور حضرت لعل شہباز قلندر علیہ الرحمۃ کی زندگی کے بعض اہم گوشوں پر جامع انداز میں روشنی ڈالی ہے۔

مولا عزوجل سے دعا ہے کہ وہ مؤلف کی کاوش کو قبول فرما کر اسے تشنگان علم و آگہی کے لیے مفید بنائے۔ آمین

۲۲ فروری ۱۹۹۸ء

مفتی محمد حسین قادری
سکھر

تقریظ

مناظر اسلام خطیب اہل سنت حضرت علامہ مولانا سعید احمد صاحب اسعد
ناظم اعلیٰ: جامعہ امینیہ رضویہ فیصل آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم وعلی الہ و اصحابہ اجمعین۔

امابعد۔ اہل تشیع نے اپنے مذہب کی ترویج کے لیے مختلف ہتکنڈے ہمیشہ استعمال کیے ہیں۔ بعض شیعہ تقیتہ سنی بنے رہے اور اہل سنت کے پردے میں اپنے عقائد کو ترویج دینے میں کوشاں رہے۔ بعض شیعہ مصنفین نے کتاب خود لکھی اور کسی معروف سنی عالم دین کے نام منسوب کردی۔ بعض سنی حضرات کو شہرت کی بناء پر شیعہ حضرات نے شیعہ مشہور کردیا۔ اس سب کی تفصیل حضرت شاہ عبدالعزیز محرث دھلوی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی نامور کتاب "تحفہ اثنا عشریہ" میں درج فرمادی ہے۔ (یہ کتاب عربی فارسی اور اردو میں دستیاب ہے)۔ حضرت سخی شہباز قلندر رحمتہ اللہ علیہ بھی سنی بزرگ تھے۔ لیکن شیعہ حضرات نے پروپیگنڈہ کے زور پر ان کو شیعہ مشہور کردیا۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا صاحبزادہ سید محمد زین العابدین شاہ راشدی زید مجدہ کو جزاء خیر عطا فرمائے کہ انھوں نے اپنی محنت شاقہ سے شیعہ کے اس پراپیگنڈہ کا پردہ چاک کرنے کی سعی بلیغ فرمائی ہے۔ صاحبزادہ صاحب موصوف کی یہ تحقیق انتہائی قابل قدر ہے کہ (۱) سخی شھباز قلندر کا نام نامی اسم گرامی "محمد عثمان" تھا۔ شیعہ یہ نام نہیں رکھتے۔ (۲) آپ حافظ قرآن تھے۔ جبکہ شیعہ چونکہ تحریف قرآن حکیم کے قائل ہیں اس لیے وہ اس کو حفظ بھی نہیں کرتے آج بھی شیعہ اپنی پوری جماعت ہیں سے ایک بھی حافظ قرآن پیش نہیں کرسکتے۔ (۳) حضرت سخی شھباز قلندر کا تعلق حضرت شیخ الاسلام خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ۔ حضرت غوث بہاء الدین ذکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت سیدنا جلال الدین بخاری سہروردی اچوی رحمتہ اللہ علیہ جوکہ مسلمہ سنی بزرگ تھے۔ سے بہت زیادہ تھا۔ یہ تمام امور قلندر علیہ الرحمتہ کے سنی ہونے کی دلیل ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضرت صاحبزادہ سید محمد زین العابدین شاہ راشدی مدظلہ کو دین متین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

تاریخ — محمد سعید احمد اسعد غفرلہ الاحد

۸ ذیقعد ۱۴۱۸ھ / ۸ مارچ ۱۹۹۸ء — نزیل لاڑکانہ

تاثرات

از قلم: محترم جناب میجر (ر) سید محمد جمیل الرحمن صاحب۔ کراچی
مصنف: راہ حق

کتاب " شہباز ولایت " کے مصنف حضرت قبلہ صاحبزادہ پیرالسید محمد زین العابدین صاحب راشدی نے جس اعتقاد کے ساتھ یہ کتاب لکھی ہے اس سے موصوف کے قلبی لگاؤ کا اظہار ہوتا ہے کہ جناب مصنف کو سرزمین سندھ باب الاسلام میں قیام و آرام فرمانے والے بزرگان دین سے گہرا لگاؤ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج سے تقریباً آٹھ سو سال قبل کے بزرگ حضرت لال شہباز قلندر (سیوھن شریف) کے حالات زندگی کو جس میں حضرت قلندر قدس سرہ کے بشارت تعلیم و تربیت بیعت و ولایت، سیر و سیاحت، چار یار، مذھب و مسلک، درس و تدریس، لال اور شہباز کا مطلب، قلندری طریقت سندھ میں آمد، رشد و ہدایت، حلیہ مبارک، عرس مبارک اور حضرت قلندر سے منسوب بدرسموں کو بہت ہی خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے اور معتقدین کی مانگ پوری کی ہے۔

محترم راشدی صاحب نے بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ حضرت شہباز قلندر سے منسوب بدرسموں کی نفی کی ہے جو حقیقت ہے۔ بزرگوں کے مزارات کی پامالی کی ذمہ داری بڑی حد تک " محکمہ اوقاف" اور حکومت وقت " کے سر ہے۔ مزارات پر ملنگوں کے قبضے ہیں وہی ملنگ مزارات پر بدرسموں کے مدجد ہیں اور اوقاف کے کارندے ان کے برے حرکات پر آنکھیں بند کیے ہوئے ہے۔ حکومت وقت کو چاہیے اور یہ ہمارا مطالبہ ہے کہ مزارات کو ملنگوں سے صاف کرے۔ ملنگوں کی آبادکاری کی ذمہ داری حکومت اپنے سر لے۔

مخالفین مزارات بزرگان دین کے ہر الزام کا جواب فاضل نوجوان محترم راشدی صاحب کی اس کتاب میں موجود ہے۔ موصوف کی یہ کتاب "شہباز ولایت" تاریخی دستاویز ثابت ہوگی۔ اللہ تعالےٰ اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقے راشدی صاحب کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔

یہ دیکھ کر انتہائی خوشی و اطمینان حاصل ہوتا ہے کہ صاحبزادہ صاحب بہترین کارکردگی

CamScanner

کے ساتھ اہل سنت و جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں اور وہ باتیں سامنے لاتے ہیں جن کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔

راشدی صاحب نے حضرت لال شہباز قلندر کے حالات زندگی پر پڑے ہوئے پردوں کو ہٹا کر ایک احسن کارنامہ سرانجام دیا ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی ذہنی محنت کو قبول فرما کر ان کو دین و دنیا کی سرخروئی نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

ناچیز جمیل الرحمن

۲۵ اپریل ۱۹۹۸ء

تقریظ

یادگار اسلاف فاضل جلیل مولانا ابوالفیض محمد حسن قلندرانی قاسمی مدظلہ

خطیب جامع مسجد صدیق اکبر حیدرآباد
بانی و مہتمم جامعہ عربیہ قاسمیہ رضویہ جنت العلوم کوٹری

پیر طریقت رہبر شریعت محقق اہل سنت حضرت مولانا السید محمد زین العابدین راشدی قاسمی مدظلہ العالی نے کتاب مستطاب "شہباز ولایت" تحریر فرما کر علمائے اہل سنت و جماعت پر جو قرضہ تھا کہ وہ شہباز قلندر پر اپنی تحقیقات پیش کرتے وہ قرضہ آپ نے اتار لیا ہے۔

فقیر نے اول تا آخر کتاب پڑھی اس کے بعد مطالعہ سے بہت محظوظ و مسرور ہوا۔
حضرت شہباز قلندر بادشاہ قدس سرہ الاقدس کے حالات و حیات پر آج تک ایسی جامع کتاب نہیں لکھی گئی یا پھر کم از کم میری نظر سے نہیں گذری۔ اپنے موضوع پر یہ لاجواب کتاب ہے۔

آپ نوجوان عالم دین ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو علم و عمل دونوں سے نوازا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سنیت اور اصلاح معاشرہ کا درد آپ کے سینہ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہے۔ جس کی جھلک اس کتاب سے بخوبی احسن معلوم ہوگی۔

دربار الٰہی میں التجا ہے کہ رب کریم اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحبہ وسلم کے صدقے میں حضرت قبلہ کو صحت و عافیت عطا فرمائے دنیا و آخرت کی کامیابیوں سے مالا مال فرما اور مزید ایسی منفرد کتب لکھنے کی توفیق عنایت فرما آمین یا رب العالمین۔

۱۵ اکتوبر ۱۹۹۸ء

دعا گو دعا جو فقیر قادری نقشبندی
محمد حسن قلندرانی قاسمی
حیدرآباد سندھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وادی مہران کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں جسے باب الاسلام ہونے کا شرف حاصل ہے۔ جس کے وجود میں اسلامی مراکز آج بھی بلند و بالا مینار کی طرح کھڑے، گذرے ہوئے حسین لمحات کی یاد تازہ کرتے ہیں، ایسے چند مقامات میں سیوستان (سیوھن)، ٹھٹہ، روہڑی، نیرون کوٹ (حیدرآباد) بکھر (سکھر)، بھٹ شاہ، ہالا، مٹیاری، بلڑی اور پیر جو گوٹھ وغیرہ شامل ہیں۔ جن کے بطن اقدس میں ان گنت محبوبان خدا صحابہ کرام تابعین تبع تابعین اغواث اقطاب نجفا اخیار ابدال اوتاد علماء ربانین فقہاء احناف، محدثین، مفسرین اور محققین آرام فرما ہیں

ایسی ہی ایک عظیم ہستی سیوھن شریف (ضلع دادو سندھ) میں آرام فرما ہیں جنھیں دنیا شہباز ولایت مخدوم اولیاء سید الاصفیاء امام الاتقیاء حضرت حافظ سید محمد عثمان مروندی سیوھانی سرکار المعروف لال شہباز قلندر قدس سرہ الاقدس کے نام پاک سے جانتی ہے۔ برصغیر میں آپ کو بڑی شہرت، عقیدت اور محبت حاصل ہے سیوھن سندھ کا عظیم روحانی مرکز ہے جہاں ہر وقت میلے کا سماں ہوتا ہے۔ آپ کی روحانی مدد سے آپ کی سوانح کے متعلق جو تحقیق ہو سکی وہ درج ذیل ہے۔ اللہ تعالی ہماری کوشش کو مقبول و منظور فرمائے۔ آمین۔

بشارت

آپ کے والد ماجد حضرت سید محمد کبیرالدین احمد شاہ قدس سرہ کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوتی تھی اور وہ قطع نسل کے خیال سے سخت پریشان رہتے تھے۔ چنانچہ ایک خواب میں انھوں نے امیر المومنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ حیدر کرار رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور عرض کیا کہ یا امیر المؤمنین آپ میرے حق میں اولاد کے لیے اللہ تعالی سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے فرزند عطا فرمائے۔ حضرت شیر خدا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: احمد! اللہ تعالیٰ تم کو بیٹا عطا فرمائے گا مگر میری ایک بات یاد رکھنا کہ جب فرزند تولد ہو تو اس کا نام "محمد عثمان" رکھنا اور جب وہ تین سو چوراسی دن کا ہو جائے تو اس کو لے کر مدینہ منورہ حاضری دینا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سلام کے بعد حضرت سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے مزار پر لے جانا اور سلام عرض کرنا چنانچہ والد صاحب نے حسب وصیت ایسا ہی کیا۔

(لال شہباز قلندر صفحہ ۵۴)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وادی مہران کو سلام عقیدت پیش کرتے ہیں جسے باب الاسلام ہونے کا شرف حاصل ہے۔ جس کے وجود میں اسلامی مراکز آج بھی بلند و بالا مینار کی طرح کھڑے، گذرے ہوئے حسین لمحات کی یاد تازہ کرتے ہیں، ایسے چند مقامات میں سیوستان (سیوھن)، ٹھٹھ، روہڑی، نیرون کوٹ (حیدر آباد) بکھر (سکھر)، بھٹ شاہ، ہالا، مٹیاری، بلڑی اور پیر جو گوٹھ وغیرہ شامل ہیں۔ جن کے بطن اقدس میں ان گنت محبوبان خدا صحابہ کرام تابعین تبع تابعین اغواث اقطاب نجفا اخیار ابدال اوتاد علماء ربانین فقہاء احناف، محدثین، مفسرین اور محققین آرام فرما ہیں

ایسی ہی ایک عظیم ہستی سیوھن شریف (ضلع دادو سندھ) میں آرام فرما ہیں جنھیں دنیا شہباز ولایت مخدوم اولیاء سید الاصفیاء امام الاتقیاء حضرت حافظ سید محمد عثمان مروندی سیوھانی سرکار المعروف لال شہباز قلندر قدس سرہ الاقدس کے نام پاک سے جانتی ہے۔ برصغیر میں آپ کو بڑی شہرت، عقیدت اور محبت حاصل ہے سیوھن سندھ کا عظیم روحانی مرکز ہے جہاں ہر وقت میلے کا سماں ہوتا ہے۔ آپ کی روحانی مدد سے آپ کی سوانح کے متعلق جو تحقیق ہو سکی وہ درج ذیل ہے۔ اللہ تعالی ہماری کوشش کو مقبول و منظور فرمائے۔ آمین۔

بشارت

آپ کے والد ماجد حضرت سید محمد کبیرالدین احمد شاہ قدس سرہ کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوتی تھی اور وہ قطع نسل کے خیال سے سخت پریشان رہتے تھے۔ چنانچہ ایک خواب میں انھوں نے امیر المومنین حضرت سیدنا علی المرتضی حیدر کرار رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور عرض کیا کہ یا امیر المؤمنین آپ میرے حق میں اولاد کے لیے اللہ تعالی سے دعا کیجیے کہ وہ مجھے فرزند عطا فرمائے۔ حضرت شیر خدا علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: احمد! اللہ تعالیٰ تم کو بیٹا عطا فرمائے گا مگر میری ایک بات یاد رکھنا کہ جب فرزند تولد ہو تو اس کا نام "محمد عثمان" رکھنا اور جب وہ تین سو چوراسی دن کا ہو جائے تو اس کو لے کر مدینہ منورہ حاضری دینا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور سلام کے بعد حضرت سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے مزار پر لے جانا اور سلام عرض کرنا چنانچہ والد صاحب نے حسب وصیت ایسا ہی کیا۔

(لال شہباز قلندر صفحہ ۵۴)

ولادت باسعادت

حضرت شہباز قلندر چھٹی صدی ہجری کے آخر میں تبریز (آذربائیجان) کے قریب ایک گاؤں مروند میں ۵۷۳ھ۔ ۱۱۷۷ء میں پیدا ہوئے اور وہیں تعلیم و تربیت حاصل کی۔

پیدائشی وطن

لب تاریخ سندھ صفحہ ، موج کوثر ۳۳۱ پر شیخ اکرم نے آپ کے پیدائشی وطن کا نام مرند لکھا ہے اور اس کا جائے وقوع تبریز کے قریب بتایا ہے۔ (تذکرہ صوفیائے سندھ صفحہ ۱۹۹)

نسب نامہ

آپ صحیح النسب سادات میں سے ہیں اور حضرت سیدنا امام محمد جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں۔ سلسلہ نسب یہ ہے:

حضرت سید محمد عثمان مروندی ابن حضرت سید کبیر ابن حضرت سید شمس الدین ابن حضرت سید نور شاہ ابن حضرت سید محمود شاہ ابن حضرت سید احمد شاہ ابن حضرت سید حادی شاہ ابن حضرت سید مہدی شاہ ابن حضرت منتخب شاہ ابن حضرت سید غالب شاہ ابن حضرت سید منصور شاہ ابن حضرت سید امام اسمٰعیل ابن حضرت امام محمد تقی ابن امام جعفر صادق (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) (لب تاریخ سندھ صفحہ)

تعلیم و تربیت

حضرت شہباز قلندر کو بچپن سے ہی علم حاصل کرنے کا از حد شوق تھا اور سات سال کی عمر میں انھوں نے قرآن مجید حفظ کر لیا تھا۔ اس کے علاوہ تھوڑے ہی عرصہ میں عربی اور فارسی میں بھی مہارت حاصل کر لی تھی۔ ان کی عربی کی مہارت کے سلسلے میں مندرجہ ذیل واقعہ سے ثبوت مل سکتا ہے۔ حضرت شہباز قلندر جب ملتان میں تشریف لائے تو اس زمانہ میں غیاث الدین بلبن حکمران تھا وہ عارفوں اور عالموں کا بہت قدردان تھا۔ جب اس نے قلندر شہباز کی آمد سنی تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تعظیم بجا لایا اور تحفہ تحائف دینے کے بعد

CS CamScanner

آپ سے ملتان میں قیام کی درخواست کی لیکن آپ نے یہ دعوت قبول کرنے سے معذوری ظاہر کی۔ اسی دوران قیام، سلطان محمد نے ایک عربی محفل مشاعرہ کا اہتمام کیا۔ اس مجلس میں حضرت غوث سجاد الدین زکریا ملتانی کے فرزند حضرت صدرالدین عارف ملتانی بھی موجود تھے اور یہ دونوں بزرگ (یعنی شہباز قلندر اور عارف ملتانی) عالم وجد میں رقص کرنے لگے اور خود سلطان محمد کا بھی عالم تھا۔

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ عربی کے ماہر تھے۔ فارسی میں آپ کی دسترس تو ان اشعار سے عیاں ہو جاتی ہے جو آپ نے لکھے ہیں۔ مشہور انگریز محقق برٹن جو کہ علوم شرقیہ لسانیات اور گرائمر کا ماہر متصور کیا جاتا ہے اپنی تصنیف میں رقم طراز ہے کہ اس وقت اسلامی مدارس میں جو کتابیں پڑھائی جاتی ہیں ان میں قلندر شہباز کی یہ کتب بھی شامل ہیں۔ عقد صرف صغیر قسم دوئم، اجناس، میزان الصرف۔ (شہباز قلندر)

بیعت و خلافت

حضرت شہباز قلندر مادر زاد ولی تھے۔ ابھی سن شعور و شباب کا آغاز تھا کہ مروند کے نامور بزرگ شیخ ابو اسحاق بابا ابراہیم قادری رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے جدامجد غوث اعظم غوث الثقلین محبوب سبحانی قطب ربانی مرشد حقانی پیران پیر دستگیر شہنشاہ بغداد حضرت شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے عالم خواب میں آگاہ کیا کہ اور کہا "مروند میں محمد عثمان (شہباز قلندر) کی طرف توجہ کریں اور راہ سلوک کے منازل طے کرانے میں پوری پوری کوشش کریں" حضرت بابا ابراہیم صاحب نے شہباز قلندر پر خصوصی نظر کرم فرمائی سلسلہ عالیہ قادریہ میں بیعت فرما کر روحانی تربیت سلوک و معرفت کی منازل طے کرائیں آخر ایک دن عصر کے بعد بابا ابراہیم صاحب قادری گیلانی نے مروند میں مشائخ کو جمع کیا اور اس خصوصی تقریب میں شہباز قلندر کو خلافت عطا فرمائی۔

CamScanner

مذہب و مسلک

حضرت شہباز قلندر سنی حنفی مذہب و مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ وہ " اسماعیلی شعیہ" تھے لیکن یہ بات تاریخی شواہد و حقائق کی روشنی میں من گھڑت ثابت ہو چکی ہے، کہ شہباز قلندر مخدوم حاجی حافظ سید محمد عثمان مروندی، زندگی بھر کسی بھی باطل فرقہ سے وابستہ نہیں رہے۔ اگرچہ آپ کے دور میں ملتان اسماعیلیوں کا مرکز تھا لیکن تاریخی شواہد سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ اہل سنت و جماعت کے اکابر پیران کبار سے رابطہ، دوستی، صحبت اور محبت رکھتے تھے۔ اسماعیلیوں کی ایک کتاب The great Ismaili heroes ۱۹۷۰ء میں کراچی سے شائع ہوئی۔ جس کے آغاز میں آغا خان کا خط بطور "افتتاحیہ کلمات" شامل ہے۔ اور اس کتاب میں منصور الیمانی اسماعیلی تا پیر سبز علی (وفات سنہ ۱۹۳۸ء) تک بیس (۲۰) اہم اسماعیلی مشاہیر کا تذکرہ درج ہے۔ لیکن ہمارے شہباز قلندر حضرت مخدوم عثمان مروندی کا ذکر کہیں بھی درج نہیں ہے۔

معلوم ہوا کہ اسماعیلی خوجہ شعیہ کے محققین کے ہاں بھی شہباز قلندر شیعہ نہیں ہیں۔

غلام ربانی آگرہ صاحب رقم طراز ہیں کہ: میں نے کراچی میں گارڈن کے نزد - خوجہ جماعت خانہ - کے عقب میں اسماعیلیہ ایسوسی ایشن کے جنرل سیکریٹری شیخ محمد اقبال سے ملاقات کی جو کہ نبیس برسوں سے ایسوسی ایشن سے منسلک ہیں۔ میں نے شہباز قلندر کے متعلق دریافت کیا کہ وہ آپ کے ہاں اسماعیلی ہیں؟ انہوں نے بتایا، اصل بات یہ ہے کہ قلندر شہباز اسماعیلی نہیں تھے۔ (سندھ کے بر بحر پہاڑ جلد اول صفحہ ۳۲۱،۱۵۸)

کراچی کے قاری مولانا احمد پیلی بھیتی رقم طراز ہیں کہ: - حیات نامہ قلندری - کا بیان ہے کہ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا پورا نام - سید محمد عثمان حنفی - تھا اور آپ کے والد صاحب کا نام سید محمد احمد کبیر الدین تھا۔ آپ آذربائیجان کے صدر مقام تبریز سے چالیس میل دور مغرب کی جانب ایک گاؤں مرند میں پیدا ہوئے تھے۔ مگر مرندی کے بجائے کتابوں میں ان کو مروندی لکھا گیا۔ اس غلطی کی وجہ سے ان کا پیدائشی مقام افغانستان کے قریب مروند تصور کر لیا گیا ہے۔ (لال شہباز قلندر صفحہ ۱۴)

حضرت مولانا عبدالرحیم جتوئی مرحوم اپنے استاد محترم سرتاج الفقہا، ولی کامل حضرت علامہ مفتی ابوالفیض غلام عمر جتوئی علیہ الرحمہ کا شیعہ حضرات کے ساتھ ایک مباحثہ نقل کیا

ہے وہ رقم طراز ہیں کہ گذشتہ سال حضرت استاذینا و مولانا و محدینا حضرت ابوالفیض غلام عمر ساکن سونہ جتوئی، لاڑکانہ تشریف فرما ہوئے بندہ ساتھ شریک خدمت تھا۔ جب میاں علی محمد قادری کے بنگلے میں داخل ہوئے تو وہیں حاجی امیر علی لاہوری، ماسٹر محمد پریل (شیعا صاحبان) اور دیگر غیر معلوم حضرات بھی تھے۔ قادری صاحب ایک جعلی شعر پڑھنے میں مشغول تھے، جس میں حضرت قلندر صاحب مرحوم کا نام پڑھا جا رہا تھا۔ ایک مصرع کا پچھلا حصہ یوں پڑھا گیا "

حم علی من ست حم الہ من ست "

جس پر تمام شیعہ صاحبان جھومنے لگے۔ حضرت استاد صاحب نے فرمایا: حضرت قلندر کا اسم گرامی "محمد عثمان " ہے۔ پھر اس اسم گرامی والا شخص شیعہ کیسے ہو گا؟ جو کہ حضرت علی کو اللہ کہے۔ پھر شیعہ صاحبان میں سے کسی کو بولنے کی جرات نہ ہو سکی۔ (حقانی خیالات مطبوعہ ۱۳۴۵ھ مزید دیکھیے فقیر کا مقالہ سندھ میں اہل سنت اور شیعیت ایک جائزہ، سندھی)

سندھ کے محقق و مؤرخ ڈاکٹر میمن عبدالمجید سندھی مرحوم بڑی جستجو و تحقیق کے بعد قلمی بیاضوں سے شہباز قلندر و منتشر کلام جمع کیا۔ ایک نعتیہ غزل کے آخری مصرع میں حضرت شہباز قلندر اپنا عقیدہ یوں بیان فرماتے ہیں:

عثمان چوشد غلام نبی و چہار یار
امیدش از مکارم عربی محمد است

(شہباز قلندر صفحہ ۱۰۸)

گویا کہ ان کا عقیدہ ہے:

بندہ پروردگارم امت احمد نبی
دوستدارم چاریار تابع اولاد علی
مذہب حنفیہ دارم ملت حضرت خلیل
خاک پائے غوث اعظم زیر سایہ ہر ولی

درس و تدریس

شہباز قلندر حافظ القرآن بلند پایہ عالم دین صدر المدرس اور صاحب تصانیف پرہیز گاری اور متبع سنت ان کا طرہ امتیاز تھا۔

ڈاکٹر وفا راشدی رقم طراز ہیں کہ : لعل شہباز جس پایہ کے صاحب علم و فضل اور صاحب تصوف و معرفت تھے ۔ اسی پایہ کے معلم و مقرر اور ادیب و شاعر بھی تھے ۔ عربی و فارسی علوم و ادبیات پر کامل دستگاہ رکھتے تھے ۔ قرآن و حدیث و فقہ کا وسیع مطالعہ تھا۔ ماہر لسانیات اور ماہر قواعد زبان بھی تھے ۔ آپ کی کتابیں مدرسوں کے نصاب میں شامل ہیں جن میں عقد ، اجناس ، میزان ، صرف ، صرف صغیر قسم دوئم وغیرہ مشہور ہیں۔مہران نقش ۱۷۰)

اس دور میں ایشیامیں سب سے بڑی دینی درسگاہ ملتان میں غوث بہاء الحق کی تھی۔

جس کے متعلق مولانا نور احمد مرحوم رقم طراز ہیں :

حضرت شیخ الاسلام بہاؤ الدین ذکریا قدس سرہ کی خانقاہ سے مراد صرف آپ کا مقبرہ نہیں بلکہ یہ اپنے دور کی بہت بڑی روحانی یونیورسٹی تھی ۔ مدرسہ بہائیہ کے دو شعبے تھے ۔ (۱) تدریسی (۲) تبلیغی (تذکرہ بہاء الدین ذکریا ملتانی ص ۹۸)

مدرسہ بہائیہ علماء قراء اور حفاظ پیدا کرتا تھا اور تبلیغی مرکز حضرات علماء کو مبلغ بناتا تھا۔ حضرت شیخ الاسلام نے لسانی بنیادوں پر تبلیغی شعبے قائم کررکھے تھے ۔ سنسکرت، بنگالی، سندھی، فارسی ، عربی ، جاوی ، برمی ، مرھٹی ، الغرض مشہور مشہور زبانوں کے الگ الگ شعبے تھے۔ ۔ جو عالم رضا کارانہ طور پر اپنے آپ کو تبلیغ کے لیے پیش کرتا ۔ اسے اسی شعبہ میں داخل کیا جاتا تھا ۔ جہاں اسے بھیجنا مقصود ہوتا تھا۔ مثلاً جو عالم دین انڈونیشیا کو جانے اور وہاں تبلیغ کرنے پر آمادگی کا اظہار کرتا اسے اس شعبے میں داخلہ ملتا جہاں انڈونیشین علماء اپنے علاقے کی زبان سکھانے اور اپنے ملک کے طور طریقے سمجھانے پر مقرر تھے ۔ جب اس طرح پندرہ بیس مبلغین ایک ایک ملک کے لیے تیار ہوجاتے تو حضرت شیخ الاسلام اپنے ذاتی خزانے سے پانچ پانچ ہزار اشرفی ایک ایک مبلغ کو عنایت فرماتے تھے ۔ اور وہ اپنے اپنے اتالیق کی ہدایت کے مطابق اس ملک کی ضرورت کی چیزیں خرید کر اپنی اپنی منزلوں کی طرف روانہ ہوجاتے تھے۔ (تذکرہ بہاء الدین ص ،) حضرت شہباز قلندر ملتان کے مدرسہ بہائیہ میں درس و تدریس کے شعبہ سے منسلک تھے ۔ شیخ محمد اکرام نے اپنی کتاب موج کوثر میں ایک انگریز مؤرخ کے حوالے

سے لکھا ہے کہ حضرت قلندر صاحب بہت بڑے عالم اور بہت سی زبانوں کے جاننے والے تھے اور علوم صرف و نحو میں پوری مہارت رکھتے تھے ۔ چنانچہ انگریز مورخ رچرڈ برٹن کے زمانہ ۱۸۵۲ میں میزان الصرف اور صرف صغیر کی کتابیں جو عام طور پر مدارس عربیہ میں پڑھائی جاتی تھیں، وہ سب آپکی تصنیف تھیں اور آپ ہی سے منسوب کی جاتی تھیں ۔ میزان الصرف تو آج بھی درس نظامی میں شامل ہے اور عربی مدرسوں میں پڑھائی جاتی ہے ۔

حضرت شہباز قلندر چونکہ مذہبی علوم کے عالم تھے اور فارسی و عربی زبان پر پورا عبور رکھتے تھے ۔ اس لیے اکثر اہل علم آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے اور مسائل و قواعد میں آپ سے استفادہ کرتے تھے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ملتان میں حضرت زکریا ملتانی علیہ الرحمہ نے جو مدرسہ قائم کیا تھا اس میں آپ نے کچھ عرصہ درس و تدریس کی خدمت بھی انجام دی تھی اور صرف نحو کے شائقین خاص طور پر آپ سے سبق لیا کرتے تھے۔ (لال شہباز قلندر صفحہ ۵۰)

ڈاکٹر سرفراز احمد بھٹی بتاتے ہیں کہ قیام پاکستان کے بعد انھوں نے نصرپور کے مولوی عبدالحق ربانی کے پاس شہباز قلندر کی تصنیف میزان کے قلمی نسخہ کی زیارت کی تھی لیکن مولوی صاحب کے انتقال کے بعد وہ نسخہ ضائع ہو گیا جس کا ڈاکٹر صاحب کو آج تک غم ہے۔

لال اور شہباز کا مطلب

آپ کو لال شہباز کہا جاتا ہے اس کا مطلب کیا ہے ؟ لعل کے متعلق ایک حکایت سے روشنی پڑتی ہے۔

امام العارفین غوث العالمین تیرھویں صدی کے مجدد برحق حضرت سید محمد راشد پیر سائیں روضے دھنی قدس سرہ اپنے ملفوظات مبارک میں فرماتے ہیں :

مخدوم لعل شہباز کو کامل اکمل ولی اللہ کی تلاش تھی۔ عرصہ دراز کی جستجو و تلاش کے بعد آخر " جوئندہ پائندہ است " ایک عشق کے جلے ہوئے اور سراپا سوز و درد شخص کی زیارت نصیب ہوئی اور ان کی صحبت اختیار کی جب نماز کا وقت ہوا تو شہباز قلندر نے بزرگ سے عرض کی۔ بزرگوار ، نماز کا وقت ہوا چاہتا ہے ، اٹھیے کہ نماز ادا کریں۔ بزرگ نے فرمایا ۔ نماز کیا ہے ؟ شہباز قلندر نے کہا نماز عبادت ہے پھر بزرگ کو وضو کرا کے جماعت میں لا کھڑا کیا اور شہباز قلندر خود امام بن گئے مخدوم شہباز قلندر نے جب نماز کی تکبیر اللہ اکبر کہی تو " اللہ " کا اسم پاک سن کر وہ بزرگ محبوب حقیقی کے عشق میں جل کر خاک ہو گئے ۔

مخدوم علیہ الرحمہ جب نماز سے فارغ ہوئے تب کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بزرگ تو جل کر خاک ہو چکے ہیں۔ وہ بزرگ اپنے معبود حقیقی کے عشق و محبت میں بے انتہا محو تھے ۔ قرآن مجید کی آیت :

اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم (پ ۹ ع ۱۵)

کی تفسیر میں صاحب تفسیر حسینی رقم طراز ہیں : وہ لوگ جن کے ہاں اللہ تعالیٰ کا نام پاک لیا جائے تو وہ انوار و تجلیات کی ہیبت سے ڈر جاتے ہیں اور اللہ تعالی کے جلال و عظمت سے پروانوں کی طرح اپنی ہستی کو جلا دیتے ہیں ان کی نگاہ غیر اللہ کی طرف نہیں اٹھتی ، اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو نہیں دیکھتی۔

دیدہ از غیر تماشاء تو بردوختہ باد
آتش عشق تو جان و دل ماسوختہ باد

شہباز قلندر نے وہ خاک اقدس اپنے چہرہ انور اور بدن پر مل لی۔ اس خاک پاک کا شہباز قلندر پر ایسا اثر ہوا کہ جب بھی اللہ تعالی کا نام مبارک سنتے تھے تو یکدم آپ کے جسم

لال اور شہباز کا مطلب

آپ کو لال شہباز کہا جاتا ہے اس کا مطلب کیا ہے؟ لعل کے متعلق ایک حکایت سے روشنی پڑتی ہے۔

امام العارفین غوث العالمین تیرھویں صدی کے مجدد برحق حضرت سید محمد راشد پیر سائیں روضے دھنی قدس سرہ اپنے ملفوظات مبارک میں فرماتے ہیں:

مخدوم لعل شہباز کو کامل اکمل ولی اللہ کی تلاش تھی۔ عرصہ دراز کی جستجو و تلاش کے بعد آخر "جوئندہ پابندہ است" ایک عشق کے جلے ہوئے اور سراپا سوز و درد شخص کی زیارت نصیب ہوئی اور ان کی صحبت اختیار کی جب نماز کا وقت ہوا تو شہباز قلندر نے بزرگ سے عرض کی۔ بزرگوار! نماز کا وقت ہوا چاہتا ہے، اٹھیے کہ نماز ادا کریں۔ بزرگ نے فرمایا۔ نماز کیا ہے؟ شہباز قلندر نے کہا نماز عبادت ہے پھر بزرگ کو وضو کرا کے جماعت میں لا کھڑا کیا اور شہباز قلندر خود امام بن گئے مخدوم شہباز قلندر نے جب نماز کی تکبیر اللہ اکبر کہی تو "اللہ" کا اسم پاک سن کر وہ بزرگ محبوب حقیقی کے عشق میں جل کر خاک ہو گئے۔

مخدوم علیہ الرحمہ جب نماز سے فارغ ہوئے تب کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بزرگ تو جل کر خاک ہو چکے ہیں۔ وہ بزرگ اپنے معبود حقیقی کے عشق و محبت میں بے انتہا محو تھے۔ قرآن مجید کی آیت:

اذا ذکر اللہ وجلت قُلُوبُهم (پ ۹ ع ۱۵)

کی تفسیر میں صاحب تفسیر حسینی رقم طراز ہیں: وہ لوگ جن کے ہاں اللہ تعالیٰ کا نام پاک لیا جائے تو وہ انوار و تجلیات کی ہیبت سے ڈر جاتے ہیں اور اللہ تعالی کے جلال و عظمت سے پروانوں کی طرح اپنی ہستی کو جلا دیتے ہیں ان کی نگاہ غیر اللہ کی طرف نہیں اٹھتی، اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو نہیں دیکھتی۔

دیدہ از غیر تماشاء تو بردوختہ باد
آتش عشق تو جان و دل ماسوختہ باد

شہباز قلندر نے وہ خاک اقدس اپنے چہرہ انور اور بدن پر مل لی۔ اس خاک پاک کا شہباز قلندر پر ایسا اثر ہوا کہ جب بھی اللہ تعالی کا نام مبارک سنتے تھے تو یکدم آپ کے جسم

CamScanner

کے ہر ایک بال مبارک کی جڑ سے خون نکلتا تھا۔ (ملفوظات شریف سندھی)

اس روز سے شہباز قلندر " لال " کہلائے ۔ لعل کے لغوی معنی ہے " سرخ رنگ کا قیمتی پتھر"، جس طرح لعل پتھر پتھروں میں اعلیٰ شان والا ہے اسی طرح لعل شہباز اولیاء اللہ میں اعلیٰ شان والا ہے۔

○ شہباز ، جس طرح شہباز (بڑا باز) پرندہ بلند پرواز کے سبب تمام پرندوں کا سردار کہلاتا ہے۔ اسی طرح حضرت شہباز قلندر ، بلند پرواز کے سبب قلندروں کے سردار پیشوا اور شہباز ولایت ہیں۔

جیسا کہ سرکار غوث اعظم پیر پیران پیر دستگیر رضی اللہ عنہ اپنے " قصیدہ غوثیہ " میں فرماتے ہیں :

انا البازی اشھب کل شیخ

جس طرح باز اشہب (سیاہ و سفید پروں والا باز) تمام پرندوں پر غالب ہے اسی طرح میں تمام مشائخ پر غالب ہوں۔

قلندری طریقت

بعض مؤلفین کا خیال ہے کہ آپ "قلندری طریقت" رکھتے تھے۔ ملنگوں نے قلندروں کو شریعت پاک سے آزاد سمجھ رکھا ہے اور قلندری طریقے کو بے نمازی اور غیر شرعی کاموں سے روشناس کراتے ہیں۔ اس لیے بہتر ہو گا کہ قلندری طریقت پر وضاحت پیش کی جائے۔

قلندر شہباز ولایت تھے۔ شہباز قلندر شریعت پاک پر عامل، نماز کے نہ صرف پابند بلکہ بہت بڑے مبلغ تھے۔ آپ کامل ولی اللہ کی تلاش میں مصروف تھے کہ ایک کامل کی زیارت سے مشرف ہوئے لیکن جب نماز کا وقت ہوا تو آپ نے بڑے ادب سے انھیں بھی نماز یاد دلائی اور آپ یہ حکایت مستند حوالے سے پڑھ آئے ہیں کہ نماز کی تبلیغ کی برکت سے آپ کو "لال شہباز قلندر" کا مرتبہ ملا۔ شہباز قلندر اللہ تعالیٰ و رسول کریم نبی مختار صلے اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق تھے تو پھر عاشق اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ کیسے ترک کر سکتا ہے جو کہ صراط مستقیم ہے۔ ملنگوں نے حضرت شہباز قلندر مخدوم سید محمد عثمان قدس سرہ الاقدس کے متعلق بہت سی غلط قسم کی من گھڑت حکایتیں مشہور کر رکھی ہیں جو کہ عقل و شعور علم و آگہی تحقیق و تفتیش کی روشنی میں کچھ بھی وقعت نہیں رکھتیں۔

اللہ و رسول کی دیوانی عشق حقیقی کی مستانی، شب خیز عابدہ حضرت رابعہ بصری رحمتہ اللہ علیہا، جس کے متعلق مشہور ہے کہ وہ بھی قلندر تھیں۔ آپ کے متعلق حضرت شیخ فرید الدین عطار قدس سرہ رقم طراز ہیں کہ: آپ شب و روز میں ایک ہزار رکعت نماز پڑھا کرتی تھیں۔ (تذکرۃ الاولیاء ص ۴۴)

شہباز قلندر کے یار بابا فرید الدین گنج شکر تھے ان کے خلیفہ خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی تھے اور ان کے منظور نظر شیخ صدرالدین حکیم تھے وہ فرماتے ہیں کہ: بے نمازوں سے کہو کہ اللہ تعالے نے ہم پر نماز پنجگانہ فرض فرمائی ہے اور پنجگانہ نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے اور نماز میں اس بات کا خیال رکھنا فرض عین ہے کہ ہم خداۓپاک حاضر ہیں۔ فرائض و سنن پر اکتفا کر کے نوافل کو ترک نہ کرو۔ (اخبار الاخیار صفحہ ۳۱۹)

اس سے قلندر کی عبادت، ریاضت، شب خیزی، تقوی پرہیز گاری، ختم قرآن، قائم اللیل و صائم الدہر کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

قلندری طریقت کے سلسلے میں صاحب "طبقات الصوفیہ" رقم طراز ہیں:

CS CamScanner

تارک الدنیا تہجد گزار اور نفسانی لذتوں سے پاک فرد کو قلندر کہتے ہیں"

صاحب حدیقۃ السلوک کا کہنا ہے کہ حضرت خواجہ عبیداللہ احرار قدس سرہ (متوفی سنہ) نے فرمایا

اپنے آپ کو دنیاوی خواہشات سے مجرد رکھنے اور نفس کو معبود کے تابع کر دینے کو قلندری طریقت کہا جاتا ہے۔"

کشف اللغات میں ہے کہ:

قلندر اسے کہا جاتا ہے جو کہ دنیا سے آزاد ہو کر صرف معبود (اللہ تعالیٰ) میں محو ہو جائے"۔ غرضیکہ طریقہ قلندری میں ہمہ وقت مشغول بہ حق رہنے کی تلقین کی جاتی ہے۔ یعنی عرفان نفس، راضی بہ رضائے حق رہنا، استغناء، عالی ہمت، عمل پیہم اور نفس کے ساتھ جہاد قلندریت کے اجزائے ترکیبی ہیں۔ شاعر مشرق علامہ ڈاکٹر محمد اقبال قادری لاہوری نے بھی قلندریت کا یہی مفہوم بیان کیا ہے۔ علامہ اقبال کے نزدیک قلندر وہ ہے جس کے دل میں دنیا کے مضرات اور مشکلات کا خوف و ہراس نہ ہو۔

ہزار خوف ہو لیکن زبان ہو دل کی رفیق
یہی رہا ہے ازل سے قلندروں کا طریق

قلندر کو جو روحانی فتوحات حاصل ہوتی ہیں وہ کسی بادشاہ کی فوجیں بھی حاصل نہیں کر سکتیں۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں:

دبدبہ قلندری طنطنہ سکندری
آں ہمہ جذبہ کلیم این ہمہ سحر سامری
آں بہ نگاہ می کشد این بہ سپاہ می کشد
آں ہمہ صالح و آشتی، این ہمہ جنگ و داوری

(شہباز قلندر صفحہ ۳۹)

حافظ شیرازی نے قلندر کی شان میں فرمایا ہے کہ:

ہزار نکتہ باریک تر زمو اینجا است
نہ ہر کہ سر بہ تراشد قلندری داند

سلطان العارفین حضرت سلطان باھو قادری نے فرمایا ہے:

جو دم غافل سو دم کافر سانوں مرشد ایہہ پڑھایا ہو
سنیا سخن گیاں کھل اکھیں، اساں چت مولا دل لایا ہو
کیتی جان حوالے رب دے اساں ایسا عشق کمایا ہو
مرن تو اگے مر گئے باھوؒ، تاں مطلب نوں پایا ہو

برھان قاطع فارسی زبان کی مستند و معتبر لغت ہے۔ اس میں قلندر کے معنی و تشریح اس طرح ہے:

قلندر۔ بروزن سمندر، عبارت از ذاتی است کہ از نقوش و اشکال عادتی و آمال بی سعادتی مجرد باصفا گشتہ باشد و بمرتبہ روح ترقی کردہ و از قیود تکلفات رسمی و تعریفات اسمی خلاص یافتہ و دامن وجود خود را از ھمہ برید موطالب جمال و جلال حق شدہ وبدان حضرت رسیدہ واگرذرہ ای بکونیں و اھل آں میلی داشتہ باشد از اھل غرور است نہ قلندر۔

بقول اقبال:

دم زندگی رم زندگی غم زندگی سم زندگی
غم رم نہ کر، سم غم نہ کھا کہ یہی ہے شان قلندری

سندھ میں تشریف آوری

حضرت شہباز قلندر نے تعلیم و تربیت، بیعت و خرقہ خلافت اپنے وطن میں حاصل کی۔ ملک میں فتنہ و فساد کے سبب اپنے وطن سے ہجرت کر کے ہندوستان آئے اور سیر و سیاحت درس و تدریس، تبلیغ اور تلقین و ارشاد فرماتے رہے۔ آپ تبلیغ و ارشاد کے سلسلے میں کن کن ممالک میں گئے اس کی تفصیلات یسر نہیں ہیں۔ بعض مؤلفین کا خیال ہے کہ آپ نے مشہد شریف ایران حضرت امام علی رضا رضی اللہ عنہ کے مزار شریف کی زیارت کی اس کے بعد عراق گئے جہاں بغداد شریف میں سراج الامت امام اعظم حضرت سیدنا امام ابوحنیفہ تابعی رضی اللہ عنہ اور سرکار غوث اعظم محبوب سبحانی قطب ربانی پیران پیر دستگیر شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی رضی اللہ عنہ کی مزارات اقدس پر حاضری دی۔ وہاں سے کربلائے معلیٰ گئے جہاں نشان حق و صداقت سید شباب اہل جنت حضرت سیدنا امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ کی مزار اقدس پر حاضری کا شرف حاصل کیا۔ بغداد شریف میں حضرت سید علی بغدادی آپ کے مرید ہوئے جو کہ آگے چل کر آپ کے مشہور خلیفہ بنے (جن کا مزار شہباز قلندر کے دروازے کے ساتھ ہے)

وہاں سے حج بیت اللہ کرنے مکہ معظمہ گئے وہاں سے مدینہ منورہ امام الانبیاء ختم المرسلین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضریٰ کے سائے تلے سنہری جالیوں مبارک پر حاضری دی جالیوں کو چوما صلوٰۃ و سلام عرض کیا۔ وہاں سے دوسری بار عراق تشریف لے گئے وہاں سے مکران کی راہ ہوتے ہوئے سندھ میں تشریف لائے یہاں سے پھر تبلیغ و تلقین کے لیے ملتان اور ہندوستان تشریف لے گئے کچھ، گرنار، گجرات اور جونا گڑھ بھی گئے۔

ملتان سے اپنے یاروں کے ساتھ گرمیوں میں کشمیر اور بلخ بخارا جاتے رہے اور سردیوں میں ان کے ساتھ مل کر سندھ پنجاب اور بلوچستان میں تبلیغ کرتے رہے۔ ملک میں ایسی کئی چلہ گاہیں آج بھی مرجع خلائق ہیں جہاں آپ دوران سفر قیام فرمایا کرتے تھے۔

قدوسی مرحوم لکھتے ہیں: "بہت دن تک آپ شیخ منصور کی خدمت میں بھی رہے" (صوفیائے سندھ) جب کہ حضرت شیخ حسین منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کی

ملاقات ثابت نہیں۔ حضرت شہباز قلندر کی ولادت ۵۳۸ھ اور ۵۸۳ھ کے درمیان میں ہوئی ہو گی جب کہ شیخ منصور نے ۳۰۹ھ میں وصال کیا ہے۔

منم عثمان مروندی کہ یار خواجہ منصورم
ملامت ی کند خلقی و من بر داری رقصم

یہ شعر حضرت شہباز قلندر کا نہیں ہے بلکہ خواجہ غریب نواز کے مرشد حضرت خواجہ عثمان ھارونی رحمہم اللہ تعالےٰ علیہ کی طرف منسوب ہے۔ اور یوں پڑھا جائے گا۔

منم عثمان ھارونی کہ یار شیخ منصورم
ملامت می کند خلقی و من برداری رقصم

مؤرخ سندھ میر علی شیر قانع ٹھٹوی رقم طراز ہیں:

آپ سیر و سیاحت کرتے ہوئے عارف کامل حضرت شیخ شرف الدین بو علی قلندر پانی پتی قدس سرہ (جو کہ سراج امت امام اعظم سیدنا ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تھے) کی خدمت میں پہنچے انھوں نے فرمایا کہ ہند میں تین سو قلندر موجود ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ آپ سندھ تشریف لے جائیں۔ ان کے مشورہ کے مطابق آپ نے سندھ میں پہنچ کر سیوستان (سیوھن شریف) میں قیام فرمایا (تحفۃ الاکرام سندھی جلد ۳ صفحہ ۳۴۹۔ تذکرہ صوفیائے سندھ صفحہ ۲۰۲)

حضرت شہباز قلندر مخدوم سید محمد عثمان مروندی اخیر عمر مبارک میں سیوھن تشریف لائے۔

خدادا خان رقم طراز ہے:

قلندر شہباز زیادہ عرصہ سیاست میں بسر کرنے کے بعد سیوھن تشریف لائے۔ کسی شاعر نے تشریف آوری کی تاریخ "نمود آفتاب دین" ۶۴۸ھ (دین کا سورج ظاہر ہوا) سے نکالی۔

(لب تاریخ سندھ فارسی)

حضرت شہباز قلندر بذریعہ کشتی دریائے سندھ پر سفر پر تھے۔ جب کشتی لکی شاہ صدر کے قریب پہنچی تو امام الاولیاء شیخ المشائخ سند الاتقیاء قطب ربانی حضرت سید صدر الدین شاہ لکیاری قدس سرہ (آستانہ عالیہ، لکی شاہ صدر اسٹیشن کے برابر میں ہے اور تحصیل سیوھن شریف ہے) کی کرامت اور تصرف سے شہباز قلندر کی کشتی رک گئی۔ حضرت شہباز قلندر راز

کو سمجھ گئے اور کشتی سے اتر کر سیدھے غار میں حضرت کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے جہاں آپ پہاڑی کی غار میں چلہ گاہ میں مصروف عبادت تھے۔ مصافحہ و معانقہ کے بعد حضرت نے فرمایا۔ آپ یہیں سوھن میں قیام فرمائیں اور دین کی خدمت بجا لائیں۔

شہباز قلندر نے جواب میں دودھ سے بھرا ہوا پیالہ خدمت میں پیش کیا جس کا مطلب یہ تھا کہ یہ علاقہ دودھ سے بھرے ہوئے پیالے کی مانند اولیاء اللہ سے بھرا ہوا ہے، اب میری کیا گنجائش ہو سکتی ہے۔

حضرت نے بھرے ہوئے دودھ کے پیالے پر گلاب کا پھول رکھ دیا، ارشاد فرمایا: یہ علاقہ (سیوستان) اولیاء اللہ سے اگرچہ بھرا ہوا ہے لیکن آپ اس پھول کی طرح ممتاز ہوں گے۔ شہباز قلندر راضی ہو گئے اور مستقل قیام کا فیصلہ کر لیا اور فرمایا۔

• شاہ صدر نیک نظر است " (روزنامہ مہران اخبار شاہ صدر نمبر ۱۹۵۸ء)

روایت ہے کہ سوھن میں قیام سے قبل قلندر شہباز نے لکی میں شاہ صدرالدین سے ملاقات کی اور ان سے عرض کی کہ آپ اپنی اولاد میں سے ایک بیٹا میرے ساتھ کیجیے تاکہ وہ ہمیشہ میرے ساتھ رہے۔ چنانچہ شاہ صدرالدین نے اپنا پوتا شاہ صلاح الدین لکیاری ان کی خدمت میں دے دیا۔ سید صلاح الدین کو ہی قلندر شہباز کے دربار کی سجادہ نشینی نصیب ہوئی۔

ایک دوسری روایت ہے کہ آپ اپنے تینوں احباب غوث بہاء الحق زکریا سید جلال الدین بخاری اور بابا فرید الدین گنج شکر کے ہمراہ شاہ صدرالدین کی زیارت کو لکی آئے تھے۔ (شہباز قلندر صفحہ ۸)

شہباز قلندر کا عہد سندھ میں سومرا قوم کی حکومت کا عہد تھا۔ یہ عہد سندھ کا روشن عہد تھا علمی و روحانی سرگرمیاں تیزی کے ساتھ ترقی کر رہی تھیں۔ اس کا سبب یہ تھا کہ ایران خراساں اور دیگر اسلامی ممالک سے علماء فقہاء اور صوفیاء کرام مغلوں کے حملوں کے سبب ہجرت کر کے ہند اور سندھ تشریف لا رہے تھے اس طرح سندھ اور ہند کے علماء کا بخارا، سمرقند، آذربائیجان، بغداد، خراسان، اور ایران کے علماء سے رابطہ پیدا ہوا۔

اسی دور میں بکھر (سندھ) کے مدارس اسلامیہ میں فقہ، اصول فقہ اور تفسیر کی تعلیم دی جاتی تھی اور درس و تدریس کے اہم اساتذہ میں مولانا ظہیرالدین بخاری، مولانا سید علی بن سید بدرالدین شیخ صدر الدین بخاری، مولانا برھان الدین بخاری، مولانا ابوحنیف بخاری اور مولانا عبداللہ حنفی تھے۔ ڈاکٹر سرفراز احمد بھٹی نے تاریخ سما سومرا عہد پر تحقیقی مقالہ تحریر کیا

ہے اور یہی عہد شہباز قلندر کا تھا۔ ڈاکٹر صاحب کا کہنا ہے کہ عباسی خلافت والے دور میں سنٹرل ایشیا اور ایران کی درسگاہیں اپنے عروج پر تھیں سندھ میں خصوصا اروڑ، بکھر، سکھر اور سیوھن میں مدارس اسلامیہ کے منتظم اعلےٰ حضرت سید محمد مکی اور حضرت نوح بکھری سہروردی کے خانوادے میں سے تھے۔

مشہور مسلمان سیرانی ابن بطوطہ جو کہ شہباز قلندر کے بعد سندھ کی سیاحت پر آئے تھے وہ رقم طراز ہیں کہ سومرا عہد میں سندھ کی درسگاہیں معیار کے لحاظ سے ایران اور سینٹرل ایشیا کی درسگاہوں کے مدمقابل تھیں، اگھم کوٹ کی درسگاہ میں پانچ سو طلبہ قرآن و فقہ کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔ ان کے علاوہ بھی دیگر مدارس تھے جن کے اخراجات سومرا قوم کے زمین دار اور وڈیرے ادا کرتے تھے (اللہ تعالیٰ ان کے طفیل آج کل کے سندھی زمین داروں وڈیروں، سرداروں اور نوابوں میں وہی جذبہ پیدا فرمائے اور نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین) اور وہ نیک اور پرہیزگار انسان تھے۔

ابن بطوطہ نے سیوھن میں شہباز قلندر کی درس گاہ کے متولی شیخ محمد البغدادی سے بھی شرف ملاقات حاصل کیا۔ ان کے علاوہ دیگر متعدد علماء اسلام سے ملاقاتیں کیں جن میں سے خطیب شعبانی زیادہ مشہور ہیں۔

سیوھن شریف میں مدرسہ " فقہ الاسلام " تھا۔ جس کے متعلق ایک روایت ہے کہ شہباز قلندر نے قائم کیا تھا۔ اور دوسری روایت ہے کہ شہباز قلندر نے مدرسہ کو ترقی دلوائی تھی اور ان جیسا عالی شان دارالعلوم پورے سندھ میں نہ تھا۔ ڈاکٹر صاحب کی تحقیق کے مطابق اسکندریہ جیسے دوردراز علاقہ سے طلبہ اس درسگاہ میں تحصیل علم کے لیے حاضر ہوتے تھے۔

شہباز قلندر کے عہد میں سیوھن گویا سندھ میں علم و علماء الاسلام کا مرکز تھا اور آپ علماء کے اس کہکشاں میں مثل آفتاب تھے (سندھ جا بر بحر اور پہاڑ)

رشد و ہدایت

مخدوم شہباز قلندر نے سیوھن میں رہ کر بگڑے ہوئے لوگوں کو سیدھے راستے پر لگایا اور ان کے اخلاق کو سنوارا انسانوں کے دلوں میں نیکی اور سچائی کی لگن پیدا کی اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور پیار سے رہنا سکھایا۔ وہ دو سال تک سیوھن شریف میں رہ کر اسلام کا نور سندھ میں پھیلاتے رہے۔ ہزاروں انسانوں نے آپ سے ہدایت پائی اور بہت سے بھٹکے ہوئے لوگوں کا رشتہ اللہ سے جڑ گیا۔

تبرکات کی تعظیم

حضرت شہباز ولایت شہباز قلندر مخدوم حافظ حاجی سید محمد عثمان سیوھانی قدس سرہ الاقدس اکثر ایک وزنی پتھر گردن میں لٹکا لیتے تھے۔ ایک تو وہ پتھر متبرک تھا اور دوسرا یہ کہ وزنی ہونے کے سبب گردن ہمیشہ جھکی رہتی تھی۔ اس سے انسان میں تکبر پیدا نہیں ہو گا۔ تواضع و انکساری انسان کے لیے اکسیر کا درجہ رکھتی ہیں۔ جتنی تواضع زیادہ ہو گی اتنا مرتبہ بلند ہو گا۔ سر جھکانے کے سبب نظر کی حفاظت ہوتی ہے وہ خواہ مخواہ بھٹکنے سے محفوظ رہتی ہے اور توجہ و خیال ہمیشہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی جانب رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں مسلمانوں کو نظر کی حفاظت کے لیے اس طرح حکم فرمایا ہے:

قل للمومنین یغضوا من ابصارھم (سورہ النور)

ترجمہ: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔

شاید شہباز قلندر اس آیت کریمہ پر عمل کی غرض سے اپنی گردن مبارک جھکا لیتے تھے۔ شہباز قلندر کے شیدائیوں کو خصوصی طور پر اس پر عمل کرنا چاہیے۔

مذکورہ بالا پتھر، گلوبند" کہلاتا ہے۔ اصل میں یہ پتھر حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کی طرف سے تبرک تھا۔ جو کہ شہباز قلندر کو اپنے مرشد کے توسط سے ملا تھا۔

دوسرا تبرک شہباز قلندر کو اپنے مرشد کریم سے بادام کی لکڑی سے بنی ہوئی عصاء عنایت ہوئی تھی۔ (دیکھیے حکیم سیوھانی کی کتاب قلندر نامہ سندھی)

یہ گلوبند شہباز قلندر کی مزار شریف کے چبوترے کے ساتھ تبرکاً لٹکایا گیا ہے زائرین زیارت کے وقت تبرکاً اس پتھر کو بھی چومتے ہیں۔

شادی

آپ نے شادی نہیں کی تھی، زندگی بھر مجرد رہے۔

نکاح کے درجات

مسئلہ۔ اعتدال کی حالت میں یعنی نہ شہوت کا بہت زیادہ غلبہ ہو نہ عنین (نامرد) ہو اور مہر و نفقہ پر قدرت بھی ہو تو نکاح سنت مؤکدہ ہے کہ نکاح نہ کرنے پر اڑا رہنا گناہ ہے اور اگر حرام سے بچنا یا اتباع سنت و تعمیل حکم یا اولاد حاصل ہونا مقصود ہے تو ثواب بھی پائے گا اور اگر محض لذت یا قضائے شہوت منظور ہو تو ثواب نہیں۔ (درمختار۔ ردالمحتار)

مسئلہ۔ شہوت کا غلبہ ہے کہ نکاح نہ کرے تو معاذ اللہ اندیشہ زنا ہے اور مہر و نفقہ کی قدرت رکھتا ہو تو نکاح واجب یوں ہی جب کہ اجنبی عورت کی طرف نگاہ اٹھنے سے روک نہیں سکتا یا معاذ اللہ ہاتھ سے کام لینا پڑے گا تو نکاح واجب ہے۔

مسئلہ۔ یہ یقین ہو کہ نکاح نہ کرنے میں زنا واقع ہو جائے گا تو فرض ہے کہ نکاح کرے۔

مسئلہ۔ اگر یہ اندیشہ ہے کہ نکاح کرے گا تو نان نفقہ نہ دے سکے گا یا جو ضروری باتیں ہیں ان کو پورا نہ کر سکے گا تو مکروہ ہے اور ان باتوں کا یقین ہو تو نکاح کرنا حرام۔

بعض جہلاء کہتے ہیں کہ نکاح کرنا ہر حال میں فرض ہے اور حضرت شہباز قلندر کے بعض ملنگ شادی اس لیے نہیں کرتے کہ قلندر نے شادی نہیں کی تھی۔ حالانکہ شریعت مطہرہ کا صحیح مسئلہ وہ ہے جو کہ اوپر مذکور ہوا۔ ہر ایک انسان کی مختلف کیفیات کے سبب نکاح کے بھی چند درجات ہیں۔

ہمارے خیال میں حضرت شہباز قلندر نے اس لیے شادی ترک کی کہ آپ ہمیشہ سفر میں رہتے تھے اس لیے مسئلہ مذکورہ کی آخری صورت ہو سکتی ہے۔

ملنگوں کو شادی کر لینی چاہیے اور اگر حضرت لعل شہباز قلندر کی پیروی کا شوق ہے تو پرہیزگاری کریں، پنج وقتہ نماز کی پابندی معمول بنا لیں، شب بیداری کی عادت ڈالیں، ذکر شریف و درود شریف کا کثرت سے ورد کریں۔ اپنے بچوں کو حافظ قرآن بنائیں۔ حرام سے اجتناب اور شریعت مطہرہ پر عمل پیرا ہوں۔

وصال

حضرت شہباز قلندر سید محمد عثمان مروندی ۲۱ شعبان المعظم ۶۵۰ھ ـ ۱۲۵۲ء کو رحمت ایزدی کے آغوش میں آرام فرما ہوئے۔

کسی شاعر نے "برحمت" سے سن وصال ۶۵۰ھ نکالا

(لب تاریخ سندھ فارسی مترجم سندھی حافظ خیر محمد اوحدی)

شیخ عبدالقادر ٹھٹوی نے آپ کے محامدو اوصاف اور اخلاق عالیہ کو حسب ذیل اشعار میں نظم کیا ہے۔

شاہ باز نشیمن لاہوت — شاہ اور نگ خطہ ملکوت
اہل دل عارف معارف حق — صاحب وجد و تارک مطلق
شاہ عثمان شاہ باز لقب — اشرف الذات ہم شریف نسب
بحر عرفان کنوز دانائی — مہر ایقاں چراغ بینائی
مست خم خانہ محبت شوق — بلبل گلستان عالم ذوق
صاحب حال و کامل ابدال — محرم خلوت حریم مثال
خاک آن آستان قبلہ نشان — سرمۂ بینش عیون شہاں
فیض دربار او باستقلال — ہمچنیں بودوہم بود لازال

دمبدم رحمت خداوندی
باد بر روح شاہ مروندی

(حدیقۃ الاولیاء فارسی)

روضہ مبارک کی تعمیر

حضرت شہباز قلندر مخدوم محمد عثمان کا مقبرہ شریف سب سے پہلے سلطان فیروز تغلق کے زمانے میں تعمیر ہوا ۔ اس کے بعد اکبر بادشاہ کے زمانے میں مزار جانی بیگ نے بنوایا۔ جانی بیگ کی وفات کے بعد غازی بیگ نے روضہ کی مرمت کروائی ۔ شاجہان کے زمانے میں سید بھورہ عرف دیندار خان نے خانقاہ کی عمارت کو مکمل کروایا اور خانقاہ کے صحن کو کاشی کی اینٹوں سے مزین کیا۔

بعد میں میاں غلام شاہ کلہوڑو حاکم سندھ نے ۱۱۰۳ھ میں خانقاہ میں پتھر کا فرش لگوایا اور بلند دروازہ تعمیر کروایا۔ ۱۳۱۹ھ میں لونگ فقیر کے خلیفہ لعل محمد نے مقبرہ علی وزیر کے مشرق میں ایک مسجد تعمیر کروائی جو کہ بھٹو کے دور حکومت میں شہید کر کے خانقاہ کی توسیع کی گئی۔

حضرت شہباز قلندر کے مزار کا چبوترہ لاڑکانہ کے زمیندار رئیس حاجی محبوب خان دگن مرحوم نے بنوایا۔

روضہ پاک کے دروازے پر ۱۳۱۲ھ میں اوستہ نور محمد صیقل گر نے چاندی چڑھائی۔

حلیہ مبارک تصویر کی روشنی میں

آج کل بازار میں شہباز قلندر کی جو تصویر دستیاب ہے۔ وہ تصویر جعلی ہے اور حضرت شہباز قلندر کی تعلیمات کے برعکس ہے۔ اس کا اصل سے دور کا بھی وابستہ نہیں۔

لیکن شہباز قلندر کی ایک قدیم نادر و نایاب تصویر کا محقق و مورخ سید حسام الدین راشدی مرحوم نے سراغ لگایا اور کتاب "مقالات الشعراء" (مطبوعہ سندھی ادبی بورڈ ۱۹۵۰ء) کے صفحہ ۴۳۴ پر عکس دیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ یہ تصویر لاہور کے میوزم میں محفوظ ہے۔

یہ تصویر حضرت شہباز قلندر کی تعلیمات روشنی میں حقیقت کے قریب تر معلوم ہوتی ہے آپ ایک سایہ دار درخت کے نیچے جائے نماز پر تشہد کی صورت میں بیٹھے ہیں۔ لباس عربی اسلامی لمبا کرتا زیب تن ہے۔ ہاتھ میں تسبیح ہے۔ داڑھی مبارک سفید حد شرعی (مٹھی بھر) سے ایک دو انگلی زائد۔ زلف مبارک کانوں کی لو تک۔ مونچھیں سنت مبارک کے مطابق کٹی ہوئی اور بھوؤں کی طرح باریک ہیں چہرہ مبارک چاند کی طرح روشن۔ عالمانہ و فقیرانہ شان سے تشریف فرما ہیں۔

آج کے ملنگ اپنے نفس کے غلام ہیں حضرت کی تعلیمات پر قطعی عمل پیرا نہیں، غیر شرعی اور بد رسمیں انھوں نے خود نکالیں ہیں جن کا حضرت شہباز ولایت سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ انھیں چاہیے کہ مذکورہ تصویر کی روشنی میں اپنا جائزہ لیں۔

CS CamScanner

مرجع خلائق

حضرت داتا گنج بخش قدس سرہ کے دربار اقدس کی طرح حضرت شہباز قلندر کی دربار عالیہ بھی سندھ کے اولیاء اللہ و علماء کرام میں مرجع زیارت رہی ہے ۔ ابتداء سے آج تک ہر سلسلہ طریقت کے بیسیوں اولیاء کرام و علماء عظام شہباز ولایت کی درگاہ پر حاضری کی سعادت حاصل کرتے رہے ہیں۔ ذیل میں ایسی چند متبرک ہستیوں کے نام درج کیے جاتے ہیں :

حضرت مخدوم بلال باغبانی حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی ، شیخ الاسلام مخدوم دین محمد صدیقی ، شیخ الاسلام مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی ، نعمان ثانی حضرت مخدوم عبدالواحد سیوستانی ، حضرت حافظ عبدالوہاب فاروقی سچل سرمست ، حضرت مخدوم نوح سرور ہالائی ۔ حضرت شیخ خضر قادری سیوستانی ۔ حضرت میاں میر قادری لاہوری ، حضرت شاہ عبدالکریم بلڑی والے۔ حضرت سید حیدر سنائی ، قادر بخش بیدل (روہڑی) بحرالعلوم علامہ غلام صدیق شہداد کوٹی ، بدر العلوم حضرت مفتی عبدالغفور ہمایونی ، فقیہ اعظم غوث الزماں شیخ طریقت حضرت علامہ الحاج مفتی پیر محمد قاسم مشوری ، حضرت حافظ امام بخش سومرو باقرانی وغیرہ۔

CS CamScanner

عرس مبارک

شہباز ولایت مخدوم الاولیاء حضرت حاجی حافظ سید محمد عثمان حنفی مروندی سیوہانی قدس سرہ الاقدس کا عرس مبارک ہر سال آپ کی درگاہ عالیہ پر بتاریخ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ شبعان المعظم کو نہایت عقیدت و محبت سے منایا جاتا ہے ۔ جس میں دوردراز علاقوں سے لوگ آ کر شریک ہوتے ہیں اور آپ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں عرس مبارک میں صرف سندھ ہی نہیں بلکہ پنجاب ، بلوچستان ، مکران ، سرحد کے علاوہ ہندوستان ، افغانستان اور ایران سے بھی لوگ بہ کثرت شریک ہوتے ہیں۔

اب تو حکومت کی طرف سے ادبی کانفرنس اور ثقافتی شو (موسیقی) بھی ہونے لگے ہیں یہ دربار مقدس اوقاف سندھ کے قبضے میں ہے جس کی بے انتظامی دیدنی ہے ۔ اب اہل تشیع کا بھی عمل دخل بڑھنے لگا ہے جس کے سبب عرس مبارک کا تقدس پائمال ہو چکا ہے عرس شریف کے مبارک و مقدس پروگرام کو اخلاق و کردار سے آزاد لوگوں کا میلہ ، میلہ ملاکھڑا ، ناچ گانا ، کھیل و تماشا ، خواتین کا بے پردہ ہونا ، محفل موسیقی ، دھمال اور دھمال پر عورتوں کا رقص ، رنڈیوں کا تماشا ، طوائفوں کی بھرمار ، شور و ہنگامہ ، بھنگ چرس کا دھندہ ، مزار میں مہندی لے جانا ، قلندر کی شادی کرانا ، ملنگوں کی عجیب و غریب حرکتیں ، شیعہ روافض کا علم کو پوجنا ان پر منتیں مانگنا ، اور اصحاب کرام کی شان میں گستاخی اور خلفاء ثلاثہ پر تبرا بازی سمیت حیا سوز خرافات اور بد رسموں میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

ان تمام خرافات کا حضرت شہباز قلندر کے عقیدہ و مشرب سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے ۔ نفس کے غلاموں ، شیطان کے پیروکاروں اور خدا کے نافرمانوں نے اپنے نفس کو خوش کرنے کے لیے ان بے ہودہ رسموں اور حیا سوز حرکات کو رواج دیا ہے۔

حکومت اور مسلمانوں کو ان خرافات و بے ہودہ حرکات اور بدعات سئیہ کا نوٹس لینا چاہیے۔ شہباز قلندر کا نذرانہ جو کہ ہزاروں روپے یومیہ اور لاکھوں روپیہ ماہانہ بنتا ہے حکومت لے جاتی ہے لیکن حضرت کی اصل تعلیمات مسلک و مشرف پر خرچ نہیں کرتی۔ اس نذرانے کی آمدنی سے حضرت کا اصل دارالعلوم "فقہ الاسلام" جاری کرنا بھی وقت کی اہم ضرورت ہے۔

CamScanner

بدرسمیں

سندھ کے ایک دانشور نے اپنے خطبے (دسویں سندھ ثقافت کانفرنس سیوہن مطبوعہ بزم صوفیائے سندھ ۱۹۶۹ء) میں بتایا ہے کہ شہباز قلندر کی درگاہ پر ملنگ حضرات بعض ایسی رسوم ادا کرتے ہیں جن کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں اور وہ ہندوؤں (کافروں) کی مذہبی رسوم ہیں۔ جوکہ اکثر شو کے پجاریوں کے ہاں مروج ہیں، مثلاً:

(۱) نفیل بجانا، ہندوستان کے شمال میں شو کے مندروں میں ناد یا ناقوس کی طرح بجائی جاتی ہے۔

(۲) صبح و شام نقارا اور گھنٹ بجانا، جن کا شو کے مندروں میں اب تک بجانا مروج ہے۔

(۳) ملنگ داڑھی منڈواتے، مہر لگواتے ہیں اور چرس پیتے ہیں۔ یہ دستور بھی شو کے پجاریوں میں اب تک موجود ہیں۔

(۴) میلے کے موقعے پر نقارے کی دھمال کا رقص بھی انھی رسوم میں سے ہے۔

(۵) درگاہ کے دروازے پر گھنٹ لٹکائے ہوئے ہیں اور ملنگ داخل ہوتے ہوئے بجاتے ہیں۔ یہ بھی شو مندر کی نقل ہے۔ (سندھ جا بر بحر اور پہاڑ سندھی)

معلوم ہوا کہ نفیل نقارے اور گھنٹ بجانا شعار اسلام نہیں بلکہ شعار کفار ہے۔ برصغیر میں ہندو مسلم میل جول کے سبب ہندوؤں کی کئی بدرسمیں مسلمانوں میں رائج ہو گئیں ہیں۔

زباں سے کہہ بھی دیا لاالہٰ تو کیا حاصل؟
دل و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

دھمال روزانہ شام سے شروع ہوجاتی ہے پھر اپنے تینوں اوقات پر بجکر صبح کی اذان سے قبل ختم ہوجاتی ہے۔ ان روزانہ کی دھمال کے لیے چھوٹے نقارے رکھے ہوئے ہوتے ہیں لیکن بڑی تقریبات اور بالخصوص میلہ کے موقع پر پر بڑے نقارے استعمال کئے جاتے ہیں جن کو نقارچی درگاہ کے بڑے دروازے کے [illegible] ر کرسی پر بیٹھ کر بجاتے ہیں۔ عرس کے دوران باہر علم [illegible] بڑے نقارے پر چوٹ [illegible] جاتی ہے مست قلندر کے نعرے لگائے جاتے ہیں۔ بہت شوروغل ہوتا [illegible] ایک ھنگامہ [illegible] جس میں کئی روح فرسا اور حیا سوز مناظر دیکھنے میں آتے ہیں [illegible] کر مومن کا کلیجہ [illegible] جاتا ہے۔ نوجوان مسلم عورتیں رقص کرتی ہیں جنھیں دیکھ

چند برسوں سے میلے کے موقعے پر آتش بازی بھی چھوڑی جا رہی ہے۔

شہباز قلندر کے ملنگ کہلانے والے ہاتھوں میں علم پیروں میں گھنگھرو، ہاتھوں میں کڑے ڈالے چرس اور بھنگ سے پر باش ہو کر سیوھن پہنچتے ہیں

اللہ والے اللہ کے عشق و محبت و اطاعت میں مست ہوتے ہیں وہ دنیاوی بدعات نشہ آور چیز ڈھولک نقارے ستارے سارنگی نفیل و موسیقی کو حرام سمجھتے تھے۔ انھوں نے مخلوق خدا کی ظاہری و باطنی طہارت کی ترغیب و تربیت کے لیے اپنی زندگیاں صرف کر دیں۔ وہ کافروں کو مسلمان بنانے اور مسلمانوں کو پرہیز گار عبادت گزار متبع سنت اور مسجد کو آباد کرنے والا بنانے کے لیے تشریف لائے تھے۔

مسلمانو! ذرا سوچو! شہباز قلندر کی محبت کا دم بھرنے والو! تم حضرت شہباز ولایت کی اصل تعلیمات کو فراموش کر بیٹھے ہو۔ خدارا تم اپنا جائزہ لو۔ تم خرافات و بدعات میں اپنی عزیز تر زندگی ضایع کر رہے ہو۔ تمھیں آخر مرنا ہے موت اٹل ہے ایک روز ضرور آئے گی۔ تم سید کی بات مانو، گناہوں سے توبہ کر لو، اللہ تعالیٰ کا خوف اور حضور پرنور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق اپنے دل میں پیدا کرو، مرنے سے قبل آخرت کی تیاری کرو۔

اولیاء اللہ کی تعلیمات کے مرکزی دو نکتے ہوتے ہیں (۱) اللہ تعالیٰ کا خوف و بندگی (۲) خاتم النبین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت (پیروی) انھی دو نکتوں پر اولیائے کرام اور صوفیائے عظام کی زندگیاں بسر ہوتی ہیں۔

آپ نے اگر یہ دو باتیں ذہن نشین کر لیں ہیں تو پھر آپ کسی کے بہکاوے میں نہیں آ سکتے۔ حضرت ابوالحسن سید علی بن عثمان ہجویری لاہوری المعروف داتا گنج بخش قدس سرہ (رحلت ۴۶۵ھ) رقص کے متعلق فرماتے ہیں: خیال رہے کہ شریعت و طریقت میں رقص کی کوئی اصل نہیں ہے۔ اس لیے کہ رقص اگر سنجیدگی سے کیا جائے تو بھی تمام دانشوروں کے نزدیک کھیل تماشا ہے اور اگر کھیل تماشے کے طور پر کیا جائے تو بھی لغویت ہے مشائخ میں سے کسی نے بھی اسے اچھا نہیں سمجھا اور نہ اس پر اصرار کیا ہے۔ اس سلسلے میں اہل حشو جو دلائل لاتے ہیں وہ بالکل باطل ہیں، چونکہ اصحاب وجد اور اہل تواجد کی حرکات اور عمل رقص کی طرح ہوتا ہے اس لیے اکثر بیہودہ لوگوں نے اس کی تقلید شروع کر دی ہے۔ اور اس میں اس حد تک مبالغہ کیا ہے کہ اسے باقاعدہ ایک طریقہ بنا لیا ہے۔ عوام میں سے بعض لوگوں نے یہ سمجھ کر کہ شاید اصل تصوف ہی یہی ہے اسے اختیار کر لیا ہے اور ایک گروہ اس کی اصلیت کا

CamScanner

منکر ہو گیا ہے خلاصہ یہ کہ ناچنا اور پاؤں مارنا شرعاً عقلاً مذموم اور جاہل ترین لوگوں کا فعل ہے یہ ممکن ہی نہیں کہ اچھے لوگ یہ حرکت کریں البتہ جب دل پر کوئی سبکی یا خفت کی کیفیت نمودار ہوتی ہے دماغ میں ایک خیال غلبہ حاصل کرتا ہے حال بڑھتا ہے اضطراب اور بے قراری قابو پا لیتی ہے اور رسوم کی پابندی اٹھ جاتی ہے تو یہ اضطراب رقص نہیں ہے نہ ہی یہ ناچ اور ہوس پروری ہے یہ ایک جانگدازی ہے۔ سخت غلطی کا ارتکاب کرتا ہے وہ شخص جو اسے رقص کا نام دیتا ہے اسی طرح وہ شخص حقیقت سے بہت ہی دور ہے جو اس کیفیت کو جو اس کی مرضی اور خود اختیار کرنے کے بغیر طاری نہیں ہوتی اور اس کیفیت کے درمیان جو حق سے وارد ہوتی ہے تمیز نہیں کر سکتا ۔ یہ وہ چیز ہے جو الفاظ میں بیان نہیں ہو سکتی۔

من لم یذق لا یدری۔ جس نے چکھا نہیں وہ کیا بتا سکتا ہے؟ (کشف المجوب صفحہ)

غور طلب بات

شیعہ حضرات کا ایک عجیب رویہ یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ ایک طرف تو یہ غوث اعظم پیران پیر دستگیر شیخ محی الدین سید عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی رضی اللہ عنہ (بغداد شریف) کو سید بھی نہیں مانتے بلکہ ان کی شان میں طرح طرح کی گستاخیاں کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف خود اپنے مؤقف کا عملی رد یوں پیش کرتے نظر آتے ہیں کہ غوث الاعظم جیلانی شہنشاہ ولایت کی اولاد " جیلانی سادات " اور آپ کے " سلسلہ عالیہ قادریہ" کے اولیاء کرام کے درباروں پر علم گاڑ کر نہ صرف قبضہ جما لیتے ہیں بلکہ ان بزرگوں کو شیعہ ثابت کرنے پر تلے رہتے ہیں چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

- حضرت سید عبداللہ شاہ جیلانی المعروف اصحابی مکلی، ٹھٹہ
- حضرت سخی عبدالوہاب شاہ جیلانی۔ حیدر آباد
- حضرت سید خیرالدین شاہ جیلانی المعروف جئے شاہ جیلانی پرانا سکھر، وغیرہ
- حضرت شہباز قلندر، حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی اور حافظ عبدالوہاب فاروقی المعروف سچل سرمست بھی سرکار غوث اعظم پیران پیر دستگیر حضرت سید عبدالقادر جیلانی حسنی حسینی بغدادی کے "سلسلہ عالیہ قادریہ " میں مرید ہیں۔

اندھیر نگری تو دیکھیے کہ یہ، اہل سنت کے پیران کرام کے درباروں پر علم گاڑ کر نیز ان بزرگوں کو شعیہ کہتے ہوئے ذرا بھی عار محسوس نہیں کرتے۔

CS CamScanner

آخر کلام

حضرت سید بہ روایت مخدوم حافظ حاجی سید عثمان سیوہانی قدس سرہ کے ملفوظات و مکتوبات دنیا میں کہیں بھی موجود نہیں۔ آپ کے خلفائے مریدین اور ہم عصر حضرات نے آپ کی سوانح حیات پر کام نہیں کیا۔ آپ کے ہم عصر ہم وطن شیخ فریدالدین عطار نیشاپوری تھے۔ انھوں نے بھی اپنی مشہور و معروف کتاب "تذکرۃ الاولیاء" میں آپ کا ذکر رقم نہیں کیا۔ ہندوستان کے مشہور اولیاء اللہ و بزرگان دین کے مشہور تذکروں مثلاً اخبار الاخیار ، سیر العارفین ، [illegible] صوفیہ وغیرہ میں شہباز قلندر کا ذکر نہیں یہی سبب ہے کہ آپ کی جائے ولادت سن ولادت سن وفات ، اساتذہ و مشائخ کے اسماء گرامی نیز آپ کن کن ممالک میں گئے کن کن مدارس میں تعلیم دی ، سندھ میں کس راہ سے آئے وغیرہ میں اختلاف ہے لیکن تمام اختلافات کے باوجود آپ کے نام نامی اسماء گرامی " حافظ سید محمد عثمان " میں اختلاف نہیں عربی ، فارسی ، سندھی ، انگریزی اور اردو کتابوں ، مطبوعات و مخطوطات میں یہی نام لکھا ہوا ہے اس میں ذرہ برابر بھی اختلاف نہیں ہے۔

آج گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر سات صدیاں قبل کی شخصیت کا تذکرہ لکھنا کوئی آسان کام نہیں۔ فقیر نے اپنی طرف سے دیانت داری سے پوری کوشش کی ہے کہ مواد معتبر و مستند درج کیا جائے۔ فقیر کی سعی پیش خدمت ہے فکر آخرت سے سرشار ہو کر مطالعہ فرمائیں آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نصیب فرمائے اور بزرگان دین کے نقش قدم پر چلائے (آمین)

طالب دعا

صاحبزادہ السید محمد زین العابدین راشدی

ایم اے

تاریخ: یکم رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ

۳۱ دسمبر ۱۹۹۷ء

مزار شریف پر حاضری کے آداب

(۱) جب کبھی کسی اللہ عزوجل کے نیک بندے کے مزار پر انوار پر حاضر ہوں تو پہلے اچھی طرح وضو کرلیں اور مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل ادا کریں۔

(۲) مزار شریف پر پاؤں کی طرف سے حاضر ہوں۔

(۳) مزار شریف سے کم از کم چار ہاتھ کے فاصلہ پر چہرے کی جانب کھڑے ہوں

(۴) صاحب مزار کی بارگاہ میں انتہائی ادب کے ساتھ اپنے ہاتھوں کو باندھ کر اور سر کو جھکا کر آہستہ آواز میں سلام عرض کریں۔

السلام علیک یا سیدی ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

(۵) اب اپنے دل اور دماغ کو تمام دنیاوی کاموں سے فارغ کر کے تین مرتبہ درود شریف پڑھیں بہتر ہے کہ درود غوثیہ پڑھیں۔

(۶) اگر یاد ہو تو درود تاج شریف کی تلاوت بھی بہتر ہے۔

(۷) اب جو قرآن پاک کی سورتیں یاد ہوں خاص کر الحمد شریف ایک بار، آیتہ الکرسی ایک بار، سورہ اخلاص سات بار پھر آخر میں دوبارہ درود غوثیہ سات بار پڑھیں۔

درود غوثیہ : **اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد معدن الجود والکرم وبارک وسلم**

(۸) فرصت ہو تو سورہ یسین اور سورہ ملک کی بھی تلاوت کریں۔

(۹) آخر میں اس طرح دعا کریں **یا اللہ تبارک و تعالی! اس تلاوت پر مجھے اتنا ثواب دے جو تیرے کرم کے قابل ہو اور اسے میری طرف سے صاحب مزار کی بارگاہ میں تحفہ پہنچا پھر اپنا جو مطلب جائز شرعی ہو اس کے لئے دعا کرے اور صاحب مزار کی روح کو اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں اپنا وسیلہ قرار دے پھر اسی طرح**

دسویں سندھ ثقافت کانفرنس سیوھن (سندھی) جی ایم سید

سندھ میں اہل سنت اور شیعیت ایک جائزہ (سندھی) صاحبزادہ السید محمد زین العابدین راشدی

روشن صبح (سندھی)

نئوں فتنو (سندھی)

حدیقۃ الاولیاء (فارسی) شیخ عبدالقادر ٹھٹوی مرتبہ حسام الدین راشدی ۱۹۶۰ء

بزم صوفیہ۔ صباح الدین عبدالرحمن

اخبار الاخیار۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی

کشف المحجوب۔ حضرت داتا گنج بخش

حضرت لعل شہباز قلندر آف سیوھن شریف (انگریزی) انعام محمد

دی گریٹ اسماعیلی ہیروز (انگریزی)

قلندر شہباز کے ہمعصر اولیائے ملتان (اردو) غضنفر مہدی ملتانی

صدیق اکبر دا پہلا نمبر

از مفتی ریاض الدین اٹک

یار غار صدیق پیارا
نبی دا پاک رفیق پیارا
پایا لقب عتیق پیارا
چمکیا ساری دنیا اندر

صدیق اکبر دا پہلا نمبر

میں کی دساں رتبہ صدیقی
مولی علی نے بیعت کیتی
نماز بھی آ کے پچھے نیتی
منکر جائے جہنم اندر

صدیق اکبر دا پہلا نمبر

پہلا مومن یار صدیق اے
حیدر دا غم خوار صدیق اے
سچیاں دا سردار صدیق اے
ہر سچائی اس دے اندر

صدیق اکبر دا پہلا نمبر

سسر نبی دا دنیا جانے
منکر دے تیں ہوش ٹھکانے
اوہیں اندا اے تانے بانے
سوچیا نہیں سو دل دے اندر

صدیق اکبر دا پہلا نمبر

ویری سڑدے سڑدے رہن
غم دیاں آہیں بھردے رہن
ریاض یہ سن پڑھدے رہن
ہر دم ہر محفل دے اندر

صدیق اکبر دا پہلا نمبر

ابو بکر صدیق دا پہلا نمبر

از محمد رفیق

سن لے او نادان قلندر
نہ کر مستی دین دے اندر
وچ خلافت بعد پیغمبر
ابو بکر صدیق دا پہلا نمبر

جس دی سنگت نال پیغمبر
غار دے اندر بدر دے اندر
قبر دے اندر حشر دے اندر
آئی گواہی قرآن دے اندر
صدیق رفیق نبی سرور دا
مچی دھوم جہان دے اندر
صدیق دے نام تو میں قربان
اچی جس دی سب توں شان
مدحت جس دی وچ قرآن
کیتی رب نے آپ بیان
جس دا رتبہ وچ جہان
افضل اعلیٰ بعد پیغمبر
دو جا نمبر عمر فاروق دا
پکا دیری شرک کفر دا
جس دے راہوں شیطان بھی ڈر دا
جس دی صفت زمانہ کردا
دھاک بٹھائی دین دی جس نے
چار چوفیرے زمانے اندر
جس نوں رب تو نبی منگوایا

نال دعا دے جھیڑا آیا
لقب فاروق حضوروں پایا
موذیاں دے گھر ماتم چھایا
جھنڈا دین دا جس نے لہرایا
عرب و عجم دیاں دیساں اندر
تیجا نمبر عثمان غنی دا
ہے داماد اوہ پاک نبی دا
ذوالنورین ہے لقب سخی دا
اچا رتبہ حق دے ولی دا
رضوان دی بیعت حدیبیہ اندر
پڑھ کے دیکھ قرآن دے اندر
عثمان دا رتبہ ہے ذی شان
اس دی الفت عین ایمان
ویری اس دے بے ایمان
رسول تے رب دے نافران
اس دے نام تو سڑن شیطان
بغض و حسد دی آگ دے اندر
شیر خدا دا چوتھا نمبر
مطلق شک نہ اس دے اندر
رتبے دسے آپ پیغمبر
لکھیا دیکھ حدیث دے اندر
صدیق عمر عثمان غنی دا
رہیا وزیر خلافت اندر
علی دا حق جے پہلا ہوندا
کس دی جرأت اس نوں کھوندا
حکم خدادا جس نوں ہوندا

نبی دی جاتے اوہو کھاوندا
جس دا حق اسی نوں سوھندا
اپنی اپنی واری اندر
سن لے او نادان قلندر ۔ نہ کر مستی دین دے اندر
وچ خلافت بعد پیغمبر بوبکر صدیق دا پہلا نمبر

راشدی صاحب کی دیگر تصانیف

(۱) حیات امام اہل سنت مطبوعہ ۱۹۹۰ء
(۲) عید میلاد النبی کی شرعی حیثیت (سندھی)
(۳) پیارے مصطفےٰ کی شفاعت
(۴) رفع یدین آخر کیوں ؟
(۵) قرآنی عقیدہ
(۶) سیدنا صدیق اکبر کا مسلک مبارک
(۷) تفسیر آیتہ الکرسی
(۸) اقیموا الصلوٰۃ
(۹) قلم جو بادشاہ (امام احمد رضا بریلوی)
(۱۰) سوانح امام المسلمین (امام اعظم ابوحنیفہ)
(۱۱) روشن صبح (حضرت امام حسین فضیلت و شہادت)
(۱۲) امروٹی جو اصلی روپ
(۱۳) سندھ کے دو مسلک (اردو)
(۱۴) مسلمانو ! نیک اور ایک ہوجاؤ ! (اردو)
(۱۵) آفتاب ولایت (حضرت روزے دھنی)
(۱۶) شہباز ولایت (حضرت شہباز قلندر)
(۱۷) زین الواعظین
(۱۸) زین الوظائف
(۱۹) برصغیر کی مذہبی تحریکیں اردو (زیرقلم)
(۲۰) آفتاب نبوت (سیرت طیبہ) زیر قلم
(۲۱) سندھ میں اہل سنت اور شیعت ایک جائزہ
(۲۲) مقالات و مضامین
(۲۳) عقیدت کے پھول (انتخاب کلام) اردو سندھی
(۲۴) شہنشاہ ولایت (حضرت بادشاہ پیر)
(۲۵) ماہتاب ولایت